بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعائے قنوت بھول کر رکوع میں جانے کے بعد لقمہ لینے دینے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ رمضان المبارک میں وتر میں امام صاحب دعائے قنوت پڑھنا بھول گئے اور رکوع میں چلے گئے، رکوع میں پہنچنے کے بعد ایک مقتدی نے لقمہ دیا، تو امام صاحب رکوع میں کچھ توقف کے بعد واپس قیام کی طرف واپس آ گئے اور دعائے قنوت پڑھ کر دوبارہ رکوع کیا اور سجدۂ سہو کے بغیر نماز مکمل کر دی۔ نماز کے بعد جب امام صاحب سے کہا گیا کہ آپ نے سجدۂ سہو نہیں کیا، تو انہوں نے کہا کہ سجدۂ سہو کی حاجت نہیں، ایسے ہی نماز درست ادا ہو گئی ہے۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ وتر ادا ہو گئے یا نہیں؟

جواب

بیان کردہ صورت میں اگر امام صاحب، مقتدی کا لقمہ قبول کرتے ہوئے رکوع سے قیام کی طرف واپس آئے، تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر لقمہ کی وجہ سے نہیں، بلکہ رکوع میں رک کر اپنی یادداشت کی بنیاد پر واپس آئے، تو بھی نمازِ وتر دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ اگر امام نمازِ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے، تو اُسے قنوت پڑھنے کے لیے قیام کی طرف لوٹنا جائز نہیں اور نہ ہی اسے لقمہ دینا جائز ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ امام قنوت پڑھے بغیر نماز مکمل کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کر لے، ایسی صورت میں اگر مقتدی نے لقمہ دیا، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امام نے اس کا لقمہ لے لیا، تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی اور جب امام کی نماز فاسد ہو گئی، تو سب مقتدیوں کی بھی فاسد ہو جائے گی۔

جو وتر میں دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا جائے، وہ آخر میں سجدۂ سہو کرے، چنانچہ السنن الکبریٰ میں ہے: ”عن الحسن قال: من نسي القنوت في الوتر سجد سجدتي السهو“ ترجمہ: حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جو وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے، تو وہ آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ (السنن الکبریٰ للبیھقی، جلد 2، صفحہ 493، مطبوعہ بیروت)

تنویر الابصار و در مختار اور عامہ کتبِ فقہ میں ہے: ”(ولو نسيه) أي القنوت (ثم تذكره في الركوع لا يقنت) فيه لفوات محله (ولا يعود إلى القيام) في الأصح لأن فيه رفض الفرض للواجب (فإن عاد إليه وقنت ولم يعد الركوع لم تفسد صلاته) لكون ركوعه بعد قراءة تامة (وسجد للسهو) قنت أو لا لزواله عن محله“ ترجمہ: اگر کوئی شخص قنوت پڑھنا بھول گیا پھر اسے رکوع میں یاد آیا تو دعائے قنوت کا محل فوت ہو جانے کی وجہ سے وہ رکوع میں دعائے قنوت نہیں پڑھ سکتا اور اصح قول کے مطابق قنوت پڑھنے کے لیے قیام کی طرف بھی نہیں لوٹ سکتا، کیونکہ اس میں واجب (قنوت) کی وجہ سے فرض (رکوع) کو چھوڑنا لازم آئے گا، لہٰذا اگر وہ قیام کی

طرف لوٹا، قنوت پڑھی اور رکوع کا اعادہ نہ کیا، تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ رکوع مکمل قراءت کے بعد ادا ہوچکا ہے، اب وہ شخص قنوت پڑھے یا نہ پڑھے بہر صورت سجدہ سہو کرے گا کہ قنوت اپنے محل سے فوت ہوچکی ہے۔ (تنویر الابصار و درمختار، جلد2، صفحہ538تا540، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ بالا عبارت "ولم یعد الرکوع" کے تحت اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں : "اقول: وقوله: (ولم یعد الرکوع) ای: ولم یرتفض بالعود للقنوت لا ان لو اعادہ فسدت لان زیادۃ مادون رکعۃ لا تفسد نعم لا یکفیہ اذن سجود السهو لانه اخر السجدۃ بهذا الرکوع عمداً فعلیہ الاعادۃ سجد للسهو او لم یسجد" میں کہتا ہوں کہ ماتن علیہ الرحمۃ کے اس قول "اور اس نے رکوع کا اعادہ نہ کیا" کا مطلب یہ ہے کہ قنوت پڑھنے کے لیے قیام کی طرف لوٹنے کے سبب رکوع فاسد نہیں ہوا، یہ مطلب نہیں کہ اگر دوبارہ رکوع کیا تو نماز ہی فاسد ہو جائے گی کہ رکعت سے کم کی زیادتی مفسدِ نماز نہیں، ہاں (جان بوجھ کر) دوبارہ رکوع کرنے کی صورت میں سجدہ سہو کافی نہیں ہوگا کیونکہ اس شخص نے اس رکوع کی وجہ سے جان بوجھ کر سجدے کو مؤخر کیا ہے لہذا اب نماز کا اعادہ لازم ہوگا، خواہ سجدہ سہو کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ (جدّ الممتار، جلد3، صفحہ449، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اور فتاویٰ رضویہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں : "جو شخص قنوت بھول کر رکوع میں چلا جائے، اُسے جائز نہیں کہ پھر قنوت کی طرف پلٹے، بلکہ حکم ہے کہ نماز ختم کر کے اخیر میں سجدۂ سہو کرلے پھر اگر کسی نے اس حکم کا خلاف کیا، بعض ائمہ کے نزدیک اُس کی نماز باطل ہوجائے گی اور اصح یہ ہے کہ برا کیا، گنہگار رہوا، مگر نماز نہ جائے گی۔ ۔ ۔ بہر حال اس عود کو جائز کوئی نہیں بتاتا، تو جن مقتدیوں نے اسے اس عودِ ناجائز کی طرف بلانے کے لئے تکبیر کہی ان کی نماز فاسد ہوئی، امام ان کے کہنے کی بنا پر نہ لوٹتا نہ ان کے بتائے سے اسے یاد آتا بلکہ اسے خود ہی یاد آتا اور لوٹتا اگرچہ اس کا یاد کرنا اور ان کا تکبیر کہنا برابر واقع ہوتا، تو اس صورت میں مذہب اصح پر امام اور باقی مقتدیوں کی نماز ہوجاتی یعنی واجب اتر جاتا، اگرچہ اس کراہت تحریم کے باعث اعادہ واجب ہوتا اب کہ وہ ان مقتدیوں کے بتانے سے پلٹا اور یہ نماز سے خارج تھے تو خود اس کی بھی نماز جاتی رہی اور اس کے سبب سب کی گئی۔" (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ219، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بے محل لقمہ دینے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے : "وتفسد صلاتہ بالفتح مرۃ ولا یشترط فیه التکرار و هو الاصح" ترجمہ : بے محل ایک مرتبہ لقمہ دینے سے بھی نماز فاسد ہوجائے گی، اس میں تکرار شرط نہیں اور یہی اصح قول ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، جلد1، صفحہ99، مطبوعہ کوئٹہ)

امام نے بے محل لقمہ لے لیا، تو اس کی اور سب مقتدیوں کی بھی فاسد ہوجائے گی، فتاوی رضویہ میں ہے : "غلط بتانے سے اس کی نماز جاتی رہے گی اور امام اخذ کرے گا، تو اس کی اور سب کی نماز فاسد ہوگی۔" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ287، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وقارالفتاویٰ میں ہے: "نماز ایسی عبادت ہے کہ حالت نماز میں کسی کو سکھانا یا کسی سے سیکھنا دونوں ناجائز ہیں، یعنی کسی کو لقمہ دینا یا کسی سے لقمہ لینا۔ مگر ضرورتاً اصلاحِ نماز کے قصد سے جائز رکھا گیا، اور قاعدہ یہی ہے کہ ضرورتاً جائز اور بغیر ضرورت اگر لقمہ دیا جائے تو لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہوجائے گی، اور اگر امام لے لے گا، تو سب کی نماز فاسد ہوجائے گی۔" (وقارالفتاویٰ، جلد2، صفحہ 235، مطبوعہ بزم وقارالدین)

تنبیہ: امام صاحب نے جو مسئلہ بیان کیا وہ غلط ہے، اُن پر لازم ہے کہ اس گناہ سے توبہ کریں اور آئندہ بغیر علم کے ہرگز کوئی شرعی مسئلہ بیان نہ کریں، کیونکہ بغیر علم کے فتویٰ دینے کی قرآن وحدیث میں شدید مذمت بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من أفتي بغير علم كان إثمه على من أفتاه" ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا، تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔ (سنن ابی داؤد، جلد3، صفحہ 321، مطبوعہ بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9905

تاریخ اجراء: 18 شوال المکرم 1447ھ/07 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net